بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قومی نمبر ۴۹

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ (آل عمران ۱۷۴)

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم پنجشبہ

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر روشن دین تنویر

قیمت فی پرچہ ۲ پیسے

جلد ۲۲/۵۷ | یکم تبلیغ ۱۳۴۷ ہش | یکم ذیقعدہ ۱۳۸۷ھ | یکم فروری ۶۸ء | نمبر ۲۱

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

"گناہوں سے بچنے کیلئے معرفتِ الٰہی کا حاصل کرنا ضروری ہے"

اگر معرفتِ تام حاصل ہو تو ممکن ہی نہیں کہ انسان پھر گناہ کر سکے

"جس مذہب میں سب سے زیادہ تعظیم الٰہی اور سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ کی معرفت کا سامان ہو وہی سب سے اعلیٰ مذہب ہے۔ انسان اسی چیز کی قدر زیادہ کرتا ہے جس کا علم اس کو زیادہ حاصل ہوتا ہے۔ مثلاً ایک شخص کو معلوم ہو کہ فلاں مکان میں ایک سانپ پھرتا ہے اور وہ آدمیوں کو کاٹتا ہے تو وہ شخص کبھی جرأت نہ کریگا کہ رات کو ایسے مکان میں جا کر سوئے۔ اگر کسی کو معلوم ہو جائے کہ اس کھانے میں جو میرے آگے رکھا ہے زہر ہے تو وہ ہرگز کبھی ایک لقمہ بھی اس کھانے میں سے نہ اٹھائیگا۔ اگر کسی گاؤں میں طاعون ہو اور لوگ مر رہے ہوں تو کوئی شخص اس گاؤں میں جانے کا حوصلہ نہیں کرتا۔ جس کو معلوم ہو کہ جنگل میں شیر رہتا ہے وہ اس جنگل میں ہرگز داخل نہیں ہوتا۔ ان سب کا اصل علم اور معرفت ہے۔ جس چیز کا علم انسان کو بخوبی ہو جاوے اور اس کے متعلق معرفت تام پیدا ہو جاوے انسان اس کے برخلاف بالکل نہیں کر سکتا۔ پھر کیا وجہ ہے کہ لوگ گناہ کو ترک نہیں کرتے؟ اس کا سبب یہی ہے کہ خدا تعالیٰ کی ہستی کا کامل علم اور معرفتِ تام ان کو حاصل نہیں۔

یہ جو کہا جاتا ہے اور اقرار کیا جاتا ہے کہ ہم خدا پر ایمان رکھتے ہیں۔ یہ صرف ایک رسمی ایمان ہے۔ ورنہ دراصل گناہ سوز معرفت حاصل نہیں ہے۔ اگر وہ حاصل ہو تو ممکن ہی نہیں کہ انسان پھر گناہ کر سکے۔ ہر شے کی قدر اس کی پہچان اور معرفت سے ہوتی ہے۔ دیکھو ایک جاہل گنوار کو ایک قیمتی پتھر یا لعل یا موتی مل جاوے تو وہ حد درجہ میں اس کو دو چار پیسہ میں فروخت کر دیگا۔ یہی مثال ان نادانوں کی ہے جنہوں نے خدا تعالیٰ کو نہیں پہچانا وہ الٰہی احکام کے بالمقابل دو چار پیسوں کی زیادہ قدر کرتے ہیں۔ جہاں کوئی دنیوی تھوڑا سا فائدہ نظر آتا ہے وہاں اپنا ایمان فروخت کر دیتے ہیں۔ جھوٹی گواہیاں عدالتوں میں جا کر دو آنہ یا چار آنہ کے بدلے دیتے ہیں۔ ان کے نزدیک خدا تعالیٰ کے اس پاک حکم کی قدر کہ جھوٹ نہ بولو اور سچی گواہی دو اس سے بڑھ کر نہیں کہ دو چار آنہ کی خاطر اس کو چھوڑ دیں اور پیچ ڈالیں۔"

(ملفوظات جلد نہم صفحہ ۳۹۰، ۳۹۱)

اخبار احمدیہ

— ربوہ ۳۱ جنوری۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مطمئن ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

— میری پوتی مبارکہ طیبہ بنت عزیزم مسعود احمد خورشید کراچی کا نکاح میرے نواسے عزیزم ڈاکٹر انوار احمد ابن ملک عطا محمد صاحب ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس کوئٹہ کے ہمراہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت جلسہ گاہ میں ۱۳ جنوری ۱۹۶۸ء کو بعد از نماز ظہر و عصر پڑھا فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ یہ نکاح ہمارے خاندان کے لئے بابرکت کرے اور نتائج حسنہ پیدا فرما دے آمین

(قدرت اللہ سنوری)

— الحاج حضرت مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری کوئٹہ میں علاج کے لئے گئے ہوئے ہیں۔ مرض میں کوئی افاقہ نہیں۔ سینہ میں شدید درد ہے۔ بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت سے دردمندانہ دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت مولوی صاحب کو شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ اور ایسے دعاگو اور نافع وجود کو تادیر صحت و سلامتی سے قائم و دائم رکھے آمین۔

حکیم حفیظ الرحمٰن سنوری (ربوہ)

— محترم حافظ محمد رمضان صاحب فاضل عرصہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں۔ گزشتہ دنوں ان کی طبیعت زیادہ خراب ہو گئی۔ تمام جسم پر فالج کا اثر ہے۔ اور بلڈ پریشر بھی زیادہ ہے بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ محترم حافظ صاحب کو اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

راجہ عبدالماجد خان (دفتر بہشتی مقبرہ)

— خدا تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے برادرم عبدالسلام صاحب ابن چوہدری بشیر احمد صاحب غوث گڑھی سکنہ احمد نگر کو تیسرا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ حضور نے نومولود کا نام ضیاء الاسلام تجویز فرمایا ہے۔ احباب کرام نومولود کی درازی عمر اور خادم دین بننے کے لئے دعا فرماویں۔

(سید محمد عثمان کارکن دفتر پرائیویٹ سیکرٹری ربوہ)

— میری اہلیہ سیدہ بشریٰ بیگم بنت خانصاحب مولوی فرزند علی خان صاحب مرحوم چند ماہ سے مسلسل علیل ہیں۔ کھانسی کے ساتھ بخار ہونے کے علاوہ شدید اعصابی کمزوری بھی ہے۔ احباب ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

(ڈی۔ اے اختر قریشی کراچی)

سعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ یکم فروری ۱۹۶۸ء

دعا کی ماہیت

(۴)

مقدر اور اسباب کا مسئلہ بہت پیچیدگیاں رکھتا ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام "دعا" کے تعلق میں سرسید مرحوم کے جواب میں فرماتے ہیں:۔

"افسوس صد افسوس کہ سید صاحب ..... پر یہ سلسلہ نظام قدرت مخفی رہا کہ کیونکر قضا و قدر کو اسباب سے وابستہ کر دیا گیا ہے۔ اور کس قدر یہ سلسلہ اسباب اور مسببات کا باہم گہرے اور لازمی تعلقات رکھتا ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ وہ اس دھوکے میں پھنس گئے کہ انہوں نے خیال کر لیا کہ گویا بغیر ان اسباب کے جو قدرت نے روحانی اور جسمانی طور پر مقرر کر رکھے ہیں۔ کوئی چیز ظہور پذیر ہو سکتی ہے۔ یوں تو دنیا میں کوئی چیز مقدر سے خالی نہیں۔ مثلاً جو انسان آگ اور پانی اور ہوا اور مٹی اور اناج اور نباتات اور حیوانات اور جمادات وغیرہ سے فائدہ اٹھاتا ہے۔ اور وہ سب مقدرات ہی ہیں۔ لیکن اگر کوئی نادان ایسا خیال کرے کہ بغیر ان تمام اسباب کے جو خدا تعالےٰ نے مقرر کر رکھے ہیں اور بغیر ان راہوں کے جو قدرت نے معین کر دی ہیں۔ ایک چیز بغیر توسط جسمانی یا روحانی وسائل کے حاصل ہو سکتی ہے۔ تو ایسا شخص گویا خدا تعالےٰ کی حکمت کو باطل کرنا چاہتا ہے۔ میں نہیں دیکھتا کہ سید صاحب کی تقریر کا بجز اس کے کچھ اور بھی ماحصل ہے۔ اور وہ دعا کو منجملہ ان اسباب مؤثرہ کے نہیں سمجھتے۔ جن کو انہوں نے بڑی مضبوطی سے تسلیم کیا ہے بلکہ اس راہ میں حد سے زیادہ قدم رکھ دیا ہے۔ مثلاً اگر سید صاحب کے پاس آگ کی تاثیر کا ذکر کیا جائے تو وہ ہرگز اس سے منکر نہیں ہوں گے۔ اور ہرگز یہ نہیں کہیں گے۔ کہ اگر کسی کا جلنا مقدر ہے تو بغیر آگ کے بھی جل رہے گا۔ تو پھر میں حیران ہوں کہ وہ باوجود مسلمان ہونے کے دعاؤں کی تاثیروں سے جو آگ کی طرح کبھی اندھیرے کو روشن کر دیتی ہیں۔ اور کبھی گستاخ دست انداز کا ہاتھ جلا دیتی ہیں۔ کیوں منکر ہیں۔ کیا ان دعاؤں کے وقت تقدیر یاد آجاتی ہے۔ اور جب آگ وغیرہ کا ذکر کریں۔ تو پھر تقدیر بھولی جاتی ہے۔ ان دونوں چیزوں پر ایک ہی تقدیر حاوی نہیں ہے پھر جس حالت میں باوجود تقدیر ماننے کے وہ اسباب مؤثرہ کو اس شدت سے مانتے ہیں کہ اس کے غلو میں وہ بدنام بھی ہو گئے ہیں۔ تو پھر اس کا کیا موجب ہے کہ وہ نظام قدرت جس کو وہ تسلیم کر چکے ہیں۔ دعا میں ان کو یاد نہیں رہا۔ یہاں تک کہ مکھی میں تو کچھ تاثیر ہے مگر دعا میں اتنی بھی نہیں۔ پس اصل حقیقت یہ ہے کہ وہ اس کوچہ سے بے خبر ہیں۔ اور ذاتی تجربہ اور نہ تجربہ والوں کی ان کو صحبت ہے۔

اب فائدہ عام کے لئے کچھ استجابت دعا کی حقیقت ظاہر کرتے ہیں۔ سو واضح ہو کہ استجابت کا مسئلہ درحقیقت دعا کے مسئلہ کی ایک فرع ہے۔ اور یہ قاعدہ کی بات ہے کہ جس شخص نے اصل کو سمجھا ہوا نہیں ہوتا۔ اس کو فرع کے سمجھنے میں پیچیدگیاں واقع ہوتی ہیں۔ اور دھوکے لگتے ہیں۔ پس یہی سبب سید صاحب کی غلط فہمی کا ہے۔"

(برکات الدعاء ص۴ و ص۵)

اس کے بعد سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام قبولیت دعا کی حقیقت کو اجمالاً اس طرح بیان کرتے ہیں:۔

"دعا کی ماہیت یہ ہے کہ ایک سعید بندہ اور اس کے رب میں ایک تعلق مجاذبہ ہے۔ یعنی پہلے خدا تعالےٰ کی رحمانیت بندہ کو اپنی طرف کھینچتی ہے۔ پھر بندہ کے صدق کی ..... کششوں سے خدا تعالےٰ اس سے نزدیک ہو جاتا ہے۔ اور دعا کی حالت میں وہ تعلق ایک خاص مقام پر پہنچ کر اپنے خواص عجیبہ پیدا کرتا ہے۔ سو جس وقت بندہ کسی مشکل میں مبتلا ہو کر خدا تعالےٰ کی طرف کامل یقین اور کامل امید اور کامل محبت اور کامل وفاداری اور کامل ہمت کے ساتھ جھکتا ہے۔ اور نہایت درجہ کا بیدار ہو کر غفلت کے پردوں کو چیرتا ہوا فنا کے میدانوں سے آگے نکل جاتا ہے۔ پھر آگے کیا دیکھتا ہے کہ بارگاہ الوہیت ہے۔ اور اس کے ساتھ کوئی شریک نہیں۔ تب اس کی روح اس آستانہ پر سر رکھ دیتی ہے۔ اور قوت جذب جو اس کے اندر رکھی گئی ہے۔ وہ خدا تعالےٰ کی عنایات کو اپنی طرف کھینچتی ہے۔ تب اللہ جلشانہ اس کام کے کرنے کی طرف متوجہ ہوتا ہے۔ اور اس دعا کا اثر ان تمام مبادی اسباب پر ڈالتا ہے۔ جن سے ایسے اسباب پیدا ہوتے ہیں۔ جو اس مطلب کے حاصل کرنے کے لئے ضروری ہیں۔ مثلاً اگر بارش کے لئے دعا ہو۔ تو بعد استجابت دعا کے وہ اسباب طبیعیہ جو بارش کے لئے ضروری ہوتے ہیں اس دعا کے اثر سے پیدا کئے جاتے ہیں۔ اور اگر قحط کے لئے بددعا ہے۔ تو قادر مطلق مخالفانہ اسباب کو پیدا کر دیتا ہے۔"

(برکات الدعاء ص۵ و ص۶)

(باقی)

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے۔

اسلام خدا سے ہے لگاؤ

بدعت کے نہ بت یہاں سجاؤ
کعبہ کو نہ بتکدہ بناؤ

دل اپنے تم استوار کر لو
جذبات کی رَو میں بہ نہ جاؤ

پتوار درست اپنے کر لو
اے کشتیٔ دیں کے ناخداؤ

طوفان بپا ہے ماسوا کا
نازک ہے بہت یقیں کی ناؤ

باطل کے ہیں خوفناک گرداب
گردابِ رسوم سے بچاؤ

"اللہ" کے سوا نہیں کوئی نام
توحید میں شرک مت ملاؤ

لفظوں کا نہیں ہے دین پھندا
پھندے میں نہ دین کو پھنساؤ

مجموعۂ اصطلاح نہیں ہے
اسلام "خدا سے ہے لگاؤ"

جلتا ہے چراغ مصطفائی
تا اپنے چراغ تم جلاؤ

جب اسوۂ حسنہ ہے وہ تنویر
سنت پر اسی کی چلتے جاؤ

تنویر

93

یاجوج وماجوج اور ان کا انجام

تقریر محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل برموقع جلسہ سالانہ

(۲)

(۱) یاجوج وماجوج کے بارے میں قول فیصل

ان لغوی اور تاریخی بیانات سے گو نہ تعیین ہوتی ہے مگر اللہ تعالیٰ کی طرف سے آنے والے حکم عدل نے آیاتِ قرآنیہ کی روشنی میں اور لغوی تحقیق کے نتیجہ میں بطور قول فیصل بیان فرمادیا ہے کہ یاجوج وماجوج سے مراد اس زمانہ میں روس اور انگریز اقوام ہیں۔ جو اس وقت دنیا پر چھائی ہوئی ہیں۔ اس سلسلہ میں حضرت مسیح موعود اور مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نو حوالے آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں۔ حضورؑ فرماتے ہیں:-

(۱) "یاجوج وماجوج دو قومیں ہیں جن کا پہلی کتابوں میں ذکر ہے۔ اور اس نام کی وجہ یہ ہے کہ وہ اجیج سے یعنی آگ سے بہت کام لیں گی اور زمین پر انکا بہت غلبہ ہو جائے گا اور ہر ایک بلندی کی مالک ہو جائیں گی۔ تب اسی زمانہ میں آسمان سے ایک بڑی تبدیلی کا انتظام ہوگا اور صلح اور آشتی کے دن ظاہر ہوں گے۔"

(لیکچر سیالکوٹ صفحہ ۱۴)

(۲) "اجیج آگ کو کہتے ہیں جس سے یاجوج وماجوج کا لفظ مشتق ہے اس لئے جیسا کہ خدا نے مجھے سمجھایا ہے یاجوج ماجوج وہ قوم ہے جو تمام قوموں سے زیادہ دنیا میں آگ سے کام لینے میں استاد بلکہ اس کام کی موجد ہے اور ان ناموں میں یہ اشارہ ہے کہ انکے جہاز، ان کی ریلیں، ان کی کلیں آگ کے ذریعہ سے چلیں گی اور ان کی لڑائیاں آگ کے ذریعہ سے ہوں گی اور وہ آگ سے خدمت لینے کے فن میں تمام دنیا کی قوموں سے فائق ہوں گے اور اسی وجہ سے وہ یاجوج ماجوج کہلائیں گے سو وہ یورپ کی قومیں ہیں۔"

(ایام الصلح صفحہ ۱۸۲)

(۳) "یاجوج ـــ یہ لفظ اجیج سے مشتق ہے۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ آتشی کاموں کے ساتھ ان کا بہت بڑا تعلق ہوگا۔ اور وہ آگ سے کام لینے میں بہت مہارت رکھیں گے۔ گویا آگ ان کے قابو میں ہوگی اور دوسرے لوگ اس آتشی مقابلہ میں ان سے عاجز رہ جائیں گے۔ اب یہ کیسی صاف بات ہے۔ دیکھو کہ آگ کے ساتھ اس قوم کو کس قدر تعلق ہے۔ کلیں کس قدر جاری ہیں اور دن بدن آگ سے کام لینے میں ترقی کر رہے ہیں۔

یہ دونوں بروز ہیں۔ اور یہ دونوں کیفیتیں جو متفرق طور پر تھیں ایک وجود میں آئی ہیں ایسا ہی ماجوج ہے۔"

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۴۴۶)

(۴) "یاجوج ماجوج سے وہ قوم مراد ہے جن کو پورے طور پر ارضی قوی ملیں گے اور ان پر ارضی قوی کی ترقیات کا دائرہ ختم ہو جائے گا۔ یاجوج ماجوج کا لفظ اجیج سے لیا گیا ہے جو شعلہ نار کو کہتے ہیں۔ پس یہ وجہ تسمیہ ایک تو بیرونی لوازم کے لحاظ سے ہے جس میں یہ اشارہ ہے کہ یاجوج ماجوج کے لئے آگ مسخر کی جائے گی اور وہ اپنے دنیوی تمدن میں آگ سے بہت کام لیں گے۔ ان کے بری اور بحری سفر آگ کے ذریعہ سے ہوں گے۔ ان کی لڑائیاں بھی آگ کے ذریعہ سے ہوں گی۔ ان کے تمام کاروبار کے انجن آگ کی مدد سے چلیں گے۔ دوسری وجہ تسمیہ لفظ یاجوج ماجوج کے اندرونی خواص کے لحاظ سے ہے اور وہ یہ ہے کہ ان کی سرشت میں آتشی مادہ زیادہ ہوگا۔ وہ قومیں بہت تکبر کریں گی اور اپنی تیزی اور چستی اور چالاکی میں آتشی خواص دکھلائیں گی۔"

(ضمیمہ تحفہ گولڑویہ صفحہ ۲۱۹ حاشیہ)

(۵) "یہ دونوں صفات یاجوج ماجوج اور دجال ہونے کے یورپین قوموں میں موجود ہیں کیونکہ یاجوج ماجوج کی تعریف حدیثوں میں یہ بیان کی گئی ہے کہ ان کے ساتھ لڑائی میں کسی کو طاقت مقابلہ نہیں ہوگی اور مسیح موعود بھی صرف دعا سے کام لے گا اور یہ صفت کھلے کھلے طور پر یورپ کی سلطنتوں میں پائی جاتی ہے اور قرآن شریف بھی اس کا مصدق ہے جیسا کہ وہ فرماتا ہے وَهُمْ مِنْ كُلِّ حَدَبٍ يَنْسِلُوْنَ اور دجال کی نسبت حدیثوں میں یہ بیان ہے کہ وہ دجل سے کام لے گا اور مذہبی رنگ میں دنیا میں فتنہ ڈالے گا۔ سو قرآن شریف میں یہ صفت عیسائی پادریوں کی بیان کی گئی ہے جیسا کہ وہ فرماتا ہے يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِهٖ۔"

(چشمہ معرفت حاشیہ صفحہ ۷۷، ۷۹)

(۶) "خلاصہ کلام یہ ہے کہ جبکہ ایک طرف بائیبل سے یہ امر ثابت شدہ ہے کہ یورپ کے عیسائی فرقے ہی یاجوج ماجوج ہیں اور دوسری طرف قرآن شریف نے یاجوج وماجوج کی علامتیں مقرر کی ہیں جو صرف یورپ کی سلطنتوں پر ہی صادق آتی ہیں جیسا کہ یہ لکھا ہے کہ وہ ہر ایک بلندی پر سے دوڑیں گے یعنی سب طاقتوں پر غالب ہو جائیں گے اور ہر ایک پہلو سے دنیا کا عروج ان کو مل جائیگا اور حدیثوں میں بھی یہ بیان فرمایا گیا ہے کہ کسی سلطنت کو ان کے ساتھ تاب مقابلہ نہیں ہوگی۔ پس یہ تو قطعی فیصلہ ہو چکا ہے کہ یہی قومیں یاجوج ہیں اور اس سے انکار کرنا سراسر تحکم اور خدا تعالیٰ کے فرمودہ کی مخالفت ہے۔"

(چشمہ معرفت صفحہ ۷۹)

(۷) "یاجوج ماجوج کی نسبت تو فیصلہ ہو چکا ہے جو یہ دنیا کی دو بلند اقبال قومیں ہیں جن میں سے ایک انگریز اور دوسرے روسی ہیں یہ دونوں قومیں بلندی سے نیچے کی طرف حملہ کر رہی ہیں یعنی اپنی خداداد طاقتوں کے ساتھ فتحیاب ہوتی جاتی ہیں۔"

(ازالہ اوہام طبع کلاں صفحہ ۲۰۹ حصہ دوم مطبوعہ ۱۳۰۸ ہجری)

(۸) فَاعْلَمُوْا اَرْشَدَكُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى اَنَّ هٰذَيْنِ الْاِسْمَيْنِ لِقَوْمٍ تَفَرَّقَ شُعَبُهُمْ فِيْ زَمَانِنَا هٰذَا اٰخِرَ الزَّمَانِ وَهُمْ فِيْ وَصْفٍ مُتَشَارِكُوْنَ وَهُمْ قَوْمُ الرُّوْسِ وَقَوْمُ الْبَرَاطِنَةِ وَاِخْوَانُهُمْ وَالدَّجَّالُ فَهُمْ فَيْجٌ قِبْطِيْسِيْنَ وَدُعَاةُ الْاِنْجِيْلِ الَّذِيْنَ يَخْلِطُوْنَ الْبَاطِلَ بِالْحَقِّ وَيُدَجِّلُوْنَ۔"

(آئینہ کمالاتِ اسلام صفحہ ۴۵۹-۴۶۰)

(۹) "اِنَّ يَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ هُمُ النَّصَارٰى مِنَ الرُّوْسِ وَالْاَقْوَامُ الْبَرِيْطَانِيَّةُ۔"

(حمامۃ البشریٰ صفحہ ۲۸ حاشیہ مطبوعہ ۱۳۱۱ ہجری)

ان حوالہ جات سے ظاہر ہے کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے چودھویں صدی ہجری کے بالکل شروع میں بالصراحت اعلان فرمادیا کہ یاجوج وماجوج سے مراد روسی اور انگریز ہیں۔

(ذ) یاجوج وماجوج کا خروج مسیح موعود کے زمانہ کی ایک یقینی علامت ہے اس سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت بھی ثابت ہو جاتی ہے اس لئے عوام علماء تو اس حقیقت کا ہنوز اقرار واضح طور پر نہیں کرتے ہیں مگر کچھ محققین حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحقیق پر صاد کر رہے ہیں وہ مان رہے ہیں کہ یاجوج وماجوج سے مراد روسی اور انگریز ہیں۔

(۱) مولانا ابوالجمال عباسی چریاکوٹی اپنی مشہور کتاب حکمت بالغہ میں لکھتے ہیں۔

(ا) "کتب قدیمہ اور صحف انبیاء میں روس والوں کو یاجوج کہا گیا ہے۔"

(ب) "نسل ماجوج سے کچھ لوگ زمانہ

آبادی یاجوج میں ملک سیتھیا سے یورپ کی طرف گئے اور بقیہ زبردست یاجوج کے ساتھ مل کر تاتار وغیرہ میں فساد پھیلاتے رہے۔"

(ج) "یافث بن نوح کا دوسرا بیٹا ماغوغ جس کو یونان والے ماگوگ اور عربی میں ماجوج کہتے ہیں ..... علامہ ابن خلدون مؤرخ نے طارق اموی کے حریف اسپینی شاہ اسپین اور اس کی قوم کو بھی نسل ماجوج سے لکھا ہے۔"

(حکمت بالغہ صفحہ ۵۸۵، صفحہ ۵۸۶ مطبوعہ مطبع دائرۃ المعارف نظامیہ حیدرآباد دکن ۱۳۳۲ھ)

(۲) ڈاکٹر محمد اقبال صاحب نے کہا ہے ؎

محنت و سرمایہ دنیا میں صف آرا ہو گئے
دیکھئے ہوتا ہے کس کس کی تمناؤں کا خون
حکمت و تدبیر سے یہ فتنۂ آشوب خیز
ٹل نہیں سکتا وقد کنتم بہ تستعجلون
کھل گئے یاجوج اور ماجوج کے لشکر تمام
چشم مسلم دیکھ لے تفسیر حرف ینسلون

(بانگ درا صفحہ ۳۳۴ طبع دوازدہم اگست ۱۹۴۸ء)

(۳) مولانا عبدالماجد صاحب دریابادی لکھتے ہیں:-

"خلق خدا کی ہو تو ہو لیکن سمندر اور سمندروں کی بندرگاہ، جہاز اور ان کے پھریرے، محکمۂ بحری اور خداوندان بحر، کروزر، اور ڈریڈ نائٹ، تارپیڈو، اور ڈسٹرائر آج بانگی پکار سے کہہ رہے ہیں کہ امر اور حکم یاجوج کا ہے۔ پھر اگر ایسے حال میں آپ کئی سچے قول سنتے ہیں کہ یاجوج ماجوج سمندر کا پانی پی جائیں گے تو آپ اس پیشگوئی کے پورا ہونے کے لئے زمانۂ مستقبل کا کیوں انتظار کرنے لگتے ہیں؟"

(کتاب سفر حجاز باب سمندر کا مران بحوالہ اخبار بدر قادیان ۲ مئی ۱۹۵۷ء صفحہ ۲)

گویا محققین حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قطعی فیصلہ سے متفق ہو رہے ہیں کہ یاجوج و ماجوج سے مراد روسی قوم اور انگریز قوم ہے۔

II یاجوج و ماجوج کے دو دور

بائیبل، احادیث نبویہ اور قرآن مجید پر تدبر کرنے سے صاف کھل جاتا ہے کہ یاجوج و ماجوج کے لئے دو دور مقدر تھے (۱) وہ دور جبکہ وہ اپنی ملکی حدود میں بند ہوں گے (۲) دوسرا وہ دور جبکہ وہ دنیا میں چاروں طرف پھیل جائیں گے۔ ہر جگہ فساد برپا کریں گے۔

اگرچہ یاجوج و ماجوج قومیں شروع سے ہی "مُفْسِدُوْنَ فِی الْاَرْضِ" کی مصداق ہیں۔ غارت گری اور لوٹ مار ان کا طریق کار ہے مگر دور اوّل میں ذوالقرنین اول کو اللہ تعالیٰ نے یہ توفیق دی کہ وہ اپنے زور بازو سے ان کو ان کی سرحدوں میں محبوس کر دے اور ارد گرد فتنہ و فساد پھیلانے سے انہیں روک دے۔

قرآن مجید نے سورۃ الکہف ع ۱۱ میں ایک تو اس تاریخی صداقت کو بیان فرمایا ہے کہ ذوالقرنین نے یاجوج و ماجوج کو بند کر دیا۔ ایک دیوار دربند کے نام سے بنا دی تاکہ یاجوج و ماجوج اپنی پڑوسی اقوام کو تختۂ مشق مظالم نہ بنا سکیں چنانچہ یہ مفسد قومیں محصور ہو گئیں۔ چنانچہ لکھا ہے:-

"وَمِنْ وَّرَآءِ السَّدِّ
اَلْبَحْرُ فَهُمْ (یَاجُوْجُ
مَاجُوْجُ) بَیْنَ السَّدِّ
وَالْبَحْرِ مَحْصُوْرُوْنَ"

(الکوکب الاجوج صفحہ ۳)

کہ یاجوج و ماجوج سمندر اور دیوار کے درمیان محصور ہو کر رہ گئے۔

دوسرے پیشگوئی کے رنگ میں اس رکوع میں آئندہ زمانہ کے عظیم ذوالقرنین یعنی مسیح موعود کی پیشگوئی بھی ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تحریر فرمایا ہے:-

"یاد رہے کہ پہلے معنوں سے انکار نہیں ہے وہ گزشتہ سے متعلق ہیں اور یہ آئندہ کے متعلق۔ اور قرآن شریف صرف قصہ گو کی طرح نہیں ہے بلکہ اس کے ہر ایک قصہ کے نیچے ایک پیشگوئی ہے اور ذوالقرنین کا قصہ مسیح موعود کے زمانہ کے لئے ایک پیشگوئی اپنے اندر رکھتا ہے۔"

(براہین احمدیہ پنجم صفحہ ۹۱)

قرآن مجید نے دوسری جگہ سورۃ الانبیاء میں حَتّٰی اِذَا فُتِحَتْ کے لفظ میں یاجوج و ماجوج کے دوسرے دور کی تصریح فرمائی ہے جبکہ وہ کھول دیئے جائیں گے اور دنیا بھر میں اقتدار حاصل کر کے فتنہ و فساد برپا کر رہے ہوں گے۔ احادیث میں ان کے اس دور کے لئے بعث اور خروج کا لفظ وارد ہوا ہے۔

(باقی)

حضرت سیدنا المصلح الموعودؓ کا ایک نہایت اہم رؤیا

جماعت احمدیہ کو قبل از وقت انتباہ

(مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ۱۷/۱۸ اکتوبر ۱۹۵۴ء کی درمیانی شب عالم رؤیا میں ایک عجیب اور لطیف نظارہ دکھایا گیا جس کی تفصیل حضور کے الفاظ میں درج ذیل کی جاتی ہے۔ حضور ارشاد فرماتے ہیں کہ:-

"میں نے دیکھا کہ ایک نشان رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا بلند کھڑا کیا گیا ہے جیسے جھنڈے ہوتے ہیں مگر جھنڈے کی شکل نہیں بلکہ جیسا کہ قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ زمین اور آسمان بغیر ستونوں کے کھڑے ہیں۔ اسی طرح وہ نشان بغیر ستون کے کھڑا ہے ایک نورانی سی چادر ہے جو جھنڈے کی طرح لٹکی ہوئی ہے ہم بہت سے لوگ اس کے سامنے کھڑے ہوئے درود پڑھ رہے ہیں اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ترقی درجات کے لئے دعائیں کر رہے ہیں اس کے بعد یوں معلوم ہوا جیسے اس جلوہ کے درمیان کچھ وقفہ کر دیا گیا ہے جیسے سکولوں میں ریسس پیریڈ ہوتا ہے اس دوران میں ایک اور جھنڈا کھڑا کیا گیا ہے جس کا ستون فیروزی رنگ کا ہے اور بتایا گیا کہ یہ پاکستان کا جھنڈا ہے۔ میں نے اور میرے ساتھیوں نے اس جھنڈے کی عزت کے قیام کے لئے بھی دعائیں کیں.... .... اس کے بعد وہ نظارہ غائب ہو گیا اور میں اس جگہ سے اٹھ کر اس جگہ آیا جسے میں اقامت گاہ سمجھتا ہوں۔ راستہ میں مجھے کسی شخص نے ایک خط دیا جو حضرت ام المومنین کے نام لکھا ہوا تھا اسے میں نے پڑھا تو اس میں لکھا ہوا تھا کہ حضرت عبدالغنی صاحب یا ایسا ہی کوئی نام تھا اُن کا ذکر کر کے لکھا تھا کہ وہ آجکل قرآن کریم کے بڑے معارف بیان کر رہے ہیں اور ایمان کو بڑی تازگی حاصل ہوتی ہے۔ آپ بھی ان ایام میں یہیں ٹھہریں اور ربوہ نہ جائیں میں اس وقت یہ خیال کرتا ہوں کہ یہ کوئی جھوٹا بنا ہوا صوفی ہے جو ذوقی باتیں بیان کر کر کے بعض لوگوں کو دھوکہ دے رہا ہے اور یہ بھی سمجھتا ہوں کہ میں وفات یافتہ ہوں۔ اس خط کو پڑھ کر میں نے کہا کہ افسوس اللہ تعالیٰ نے اتنے قرآنی علوم کے دریا میرے ذریعہ سے بہائے جن کی مثال دنیا کے پردہ پر نہیں مل سکتی لیکن میری وفات کے چند سال بعد ہی جماعت کے کچھ کمزور لوگ ایسی دھوکہ والی باتوں کا شکار ہو گئے اور چھوٹی چھوٹی باتوں کو معرفت اور آسمانی علوم قرار دے رہے ہیں۔ میں نے اتنا ہی کہا تھا کہ میری آنکھ کھل گئی۔"

(الفضل ۲۰ اکتوبر ۱۹۵۴ء صفحہ ۳)

مندرجہ بالا خواب میں جہاں اسلام کے عالمگیر غلبہ اور پاکستان جیسی عظیم اسلامی مملکت کے شاندار اور درخشندہ و تابندہ مستقبل کی بشارت دی گئی ہے وہاں اس میں اشاعت اسلام و خدمت قرآن کی واحد علمبردار جماعت — جماعت احمدیہ — کو قبل از وقت انتباہ بھی کیا گیا ہے۔ اور وہ یہ کہ پاکستان کو قلعہ اسلامی کی حیثیت سے مضبوط و مستحکم بنانے اور اسے مرکز توحید بنا کر دنیا بھر میں قرآن مجید کو ادیان باطلہ پر غالب کرنے کی مہم کو کامیاب کرنے کے لئے ضروری ہے کہ ہر احمدی ایک تو بکثرت درود شریف پڑھے دوسرے وہ ہمیشہ ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضور کے خلفاء کی بیان فرمودہ تفسیر کو اپنی تمام تر ریسرچ اور غور و فکر کے لئے نقطہ مرکزیہ کی حیثیت دے، اسے حرز جان بنائے، اسی کو مشعل راہ قرار دے اور اسی کی روشنی میں قرآن مجید کے علوم کے نئے سے نئے چراغ جلاتا چلا جائے تا قرآن مجید کے نام پر تفسیر بالرائے اور ذوقیات کی ظلمتیں ایک لمحہ کے لئے بھی ہمارے سامنے نہ ٹھہر سکیں اور قرآنی حقائق و معارف کا وہ خالص دودھ جو اس زمانہ میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے طفیل ثریا سے نازل ہوا ہے قیامت تک محفوظ و مصئون رہے جیسا کہ خدائے ذوالعرش نے اپنی پاک وحی میں فرمایا:-

"آسمان سے دودھ اترا ہے محفوظ رکھو۔" (الحکم ۳۰ اپریل ۱۹۰۶ء صفحہ تذکرہ طبع دوم صفحہ ۶۰۴)

اللہ تعالیٰ ہمیں اور ہماری نسلوں کو اس ارشاد خداوندی پر ہمیشہ عمل پیرا رہنے کی توفیق و سعادت بخشے۔ آمین یا ارحم الراحمین +

حضرت ڈاکٹر عبدالحکیم صاحب مرحوم آف مردان کا ذکرِ خیر

میرے دادا لیفٹیننٹ ڈاکٹر عبدالحکیم صاحب۔ سردار بہادر او۔ بی۔ آئی ریٹائرڈ ڈسٹرکٹ اسسٹنٹ سرجن عرصہ چار ماہ کی شدید علالت کے بعد بروز جمعہ ۲ نومبر ۶۷ء بوقت دو بجکر بیس منٹ بعد از دوپہر اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ وفات کے وقت ان کی عمر ۸۷ سال تھی مرحوم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اصحاب میں سے تھے۔

آپ نے ۱۹۰۵ء میں بذریعہ خط حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کی آپ مشہور گائیڈز رسالہ میں بھرتی ہوئے اور ابھی سپاہی تھے کہ اللہ تعالےٰ نے انہیں احمدیت کے قبول کرنے کی توفیق بخشی جب ان کی احمدیت کی خبر ان کے رسالہ کے ساتھیوں کو ہوئی تو انہوں نے مخالفت کی انتہا کر دی ان کا مقاطعہ کیا ان کا تمسخر اڑاتے تھے ڈاکٹر صاحب مرحوم نہایت درد کے ساتھ اللہ تعالےٰ کے حضور دعائیں کرتے کہ اے خدا! تو مجھے استقامت بخش انہی دنوں اللہ تعالےٰ نے انہیں خواب میں ایک بشارت دی وہ اس خواب کا ذکر بڑی رقت کے ساتھ کرتے اور ان کی آنکھیں پُرنم ہو جاتیں۔ انہوں نے دیکھا کہ وہ "حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ ایک ہی دسترخوان پر بیٹھے ہیں۔ دال روٹی پڑی ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک نوالہ توڑ کر اور دال میں بھگو کر ان کے منہ میں ڈالا"۔ میرے دادا فرماتے تھے کہ خواب کے بعد ان کی آنکھ کھل گئی اور معاً ان کے دل میں یہ تعبیر ڈالی گئی کہ ان کو نہ صرف دینی بلکہ دنیاوی ترقیات بھی ملیں گی۔ حقیقت بھی یہ ہے کہ اس خواب کے بعد ان پر دینی و دنیاوی ترقیوں کے دروازے کھل گئے وہ نہ صرف ہر قسم کی مخالفت کے طوفان میں احمدیت یعنی حقیقی اسلام پر قائم رہے بلکہ ۱۹۰۶ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حضور چند بار حاضر بھی ہوئے اور صحبت سے فیض یاب ہو کر صحابیت کا درجہ بھی پایا۔ احمدیت کے لئے ہر قسم کی جانی مالی قربانی کرتے رہے ایک معمولی سپاہی کے درجہ سے ترقی کرتے کرتے انگریزوں ہی کے زمانہ میں لیفٹیننٹ ڈاکٹر کے عہدہ سے ریٹائر ہوئے۔ ہر قسم کے تمغہ جات سے نوازے گئے کافی جائیداد بھی بنائی اور اس طرح اللہ تعالےٰ کی بشارت پوری ہوئی انہوں نے واقعی دینی و دنیاوی ترقی پائی۔ وہ اپنی زندگی پر نہایت خوش اور شاکر تھے اور ہمیشہ اللہ تعالےٰ کے احسانات اور فضلوں کا ذکر بڑی رقت سے کیا کرتے تھے۔ فرمایا کرتے تھے کہ میں ایک معمولی سپاہی تھا۔ اللہ تعالےٰ نے احمدیت نصیب کی اور پھر صحابی بننے کا موقع عطا فرمایا اور سپاہی سے ترقی دیتے دیتے لیفٹیننٹ ڈاکٹر کے عہدہ تک پہنچا دیا۔ کسی جنگ میں حصہ نہیں لیا۔ مگر اللہ تعالےٰ نے بہادری کے تمغہ سے نوازا۔ پنشن تنخواہ کے برابر عطا فرمائی اور جائیداد بھی دی یہ محض اللہ تعالےٰ کے فضل سے ہوا۔

انہوں نے خواب میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ معانقہ بھی کیا اس خواب کی تعبیر یوں پوری ہوئی کہ ۱۹۰۸ء میں جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا وصال ہوا تو شرارت پسندوں کے ڈر سے حضور کے مقبرہ پر احمدیوں نے باری باری پہرہ دینے کا پروگرام بنایا۔ میرے دادا مرحوم نے بھی اپنی باری آنے پر رات کو پہرہ دیا۔ مگر اس رات بارش ہو جانے کی وجہ سے وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مزار مبارک کے ساتھ لپٹ گئے اور اس طرح خواب پوری ہوئی۔

جب دادا جان مرحوم گائیڈز کیولری مردان میں بحیثیت ڈسٹرکٹ سرجن تعینات تھے تو ایک دفعہ آدھی رات کے وقت ایک بیمار گھوڑا علاج کے لئے لایا گیا۔ ان دنوں بجلی کا استعمال عام نہیں ہوا تھا۔ وہ کسی خاص دوا کی تلاش میں لالٹین ہاتھ میں لئے گودام میں داخل ہوئے تو اس تنگ و تاریک کوٹھڑی میں کوئی چالیس پچاس ننھے منے بچے عالم کشف میں ان کو "ابا جی" "ابا جی" کہتے ہوئے ان کے ساتھ لپٹ گئے وہ نیم بیداری کے عالم میں ایک لمحہ کے لئے ٹھٹک کر رہ گئے مگر پھر آیات قرآنی کا ورد کرتے جسم کو جھٹکا دیا اور یہ ننھے منے بچے پھول کی کومل پتیوں کی طرح جھڑ گئے اور وہ فوراً ہی دروازہ بند کر کے واپس لوٹ آئے۔ اللہ تعالےٰ نے ڈاکٹر صاحب کو اس نظارہ کے ذریعہ دراصل اولاد کثیر کی بشارت دی تھی۔ چنانچہ انہوں نے اپنی زندگی ہی میں کثرت کے ساتھ پوتے اور پڑپوتے دیکھ لئے جن کی تعداد کوئی پچاس کے قریب ہے اور یہ وہی تعداد ہے جو انہوں نے نظارہ میں دیکھی تھی۔ اللہ۔ اللہ احمدیت کے طفیل اللہ تعالےٰ اپنے متقی اور پرہیزگار بندوں کو جس طرح آئندہ پیش آنے والے واقعات کی جھلک دکھا دیتا ہے۔

مرحوم دین کی خدمت کو ہمیشہ مقدم رکھا کرتے تھے ملکانہ میں تبلیغ کے لئے اپنا نام حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی خدمت میں پیش کیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی کا حکم ملکانہ جانے کے لئے ایسے وقت میں پہونچا جب کہ ان کی بڑی لڑکی حسن آرا زندگی اور موت کی کشمکش میں مبتلا تھی مگر وہ اسے خدا کے سپرد کر کے ملکانہ کے لئے روانہ ہو گئے حالانکہ صاحبزادی کی شدید علالت کے پیش نظر گھر والوں نے بھی سخت مخالفت کی مگر انہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح کے حکم کو مقدم رکھا اور جان بلب بیٹی کو چھوڑ کر چلے گئے۔ اللہ تعالےٰ نے ان کے اخلاص کو دیکھ کر ان کی بیٹی کو شفاء کامل بخشی اور جب ڈاکٹر صاحب مرحوم تبلیغ کا فریضہ ادا کر کے واپس آئے تو بیٹی کو تندرست و توانا پایا۔ یہ واقعہ ثابت کرتا ہے کہ جو لوگ اللہ تعالےٰ کی راہ میں سب کچھ چھوڑ دیں اللہ تعالےٰ ان کے گھروں اور اولاد تک کا حامی و ناصر ہوتا ہے

دادا جان مرحوم نہایت ملنسار اور خوش اخلاق انسان تھے اور باجماعت نماز کے سختی سے پابند تھے۔ جب تک صحت نے اجازت دی باجماعت نماز کے لئے باقاعدہ مسجد تشریف لے جایا کرتے تھے باقاعدہ چندہ دیا کرتے تھے۔ دوسروں کو نماز باجماعت اور باقاعدگی چندہ کی تلقین کیا کرتے تھے۔ زندگی کے آخری ایام میں یادداشت بڑی کمزور ہو گئی تھی۔ لیکن اسکے باوجود جب بھی محترم آدم خان صاحب امیر جماعت احمدیہ مردان ان کی بیمار پرسی کے لئے تشریف لاتے تو مرحوم ان سے اپنے بچوں کے متعلق ضرور پوچھتے کہ وہ باقاعدہ نماز کے لئے مسجد آتے ہیں یا نہیں۔ نیز چندہ باقاعدہ ادا کرتے ہیں یا نہیں۔ عام بچوں کے ساتھ نہایت محبت اور شفقت کا سلوک کرتے تھے۔ غریب اور نادار افراد کی امداد بھی کرتے رہتے تھے۔ چنانچہ فوج میں ان کے ساتھ کام کرنے والے ایک دوست جو کمزور۔ ضعیف اور معذور تھے نہایت باقاعدگی کے ساتھ امداد کرتے رہتے تھے۔

اللہ تعالےٰ کے فضل سے ان کے جنازہ میں پشاور۔ پبی۔ نوشہرہ۔ چارسدہ صوابی اور ٹوپی کی جماعتوں نے بھی شرکت کی۔ نماز جنازہ خان شمس الدین خان صاحب پراونشل امیر نے پڑھائی اور ہفتہ ۲۵ نومبر ۱۹۶۷ء کو دن کے گیارہ بجے انہیں مردان چھاؤنی کے سرسبز و شاداب قبرستان میں دفن کیا گیا۔ ان کے جنازہ میں ہزاروں غیر از جماعت احباب کے علاوہ بعض غیر مسلم احباب نے بھی شرکت کی۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ مرحوم دادا جان کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام میں جگہ عطا فرمائے اور ہمیں ان کے نقش قدم پر چلنے اور حقیقی احمدی بننے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

جملہ خدام کارکنان سلسلہ کیلئے ضروری اعلان

جملہ ایسے کارکنان (انسپکٹر بیت المال مربیان۔ معلمین اور انسپکٹر تحریک جدید و وقف جدید) جو کہ اپنی عمر کے لحاظ سے مجلس خدام الاحمدیہ کے رکن ہیں۔ حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے ارشاد اور دستور اساسی خدام الاحمدیہ کے مطابق ان پر بھی مجلس خدام الاحمدیہ کے جملہ چندہ جات کی ادائیگی ضروری ہے۔ خدام الاحمدیہ کے چندہ جات ایسے کسی بھی کارکن کے الاؤنسز یا تنخواہوں کے بدل کے ذریعہ وضع نہیں ہوتے اس لئے ان کا فرض ہے کہ وہ اپنی اپنی مجالس میں باقاعدگی سے چندہ جات خدام الاحمدیہ ادا کریں۔

اسی طرح ان مجالس کے عہدہ داران مجلس کا فرض ہے کہ ان کارکنان سلسلہ کو اپنے بجٹ میں شامل کریں۔ جن کا وہاں ہیڈ کوارٹر ہے اور ان سے باقاعدگی سے وصولی فرمائیں۔

صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

وصیت

ضروری نوٹ:۔ مندرجہ ذیل وصیت مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ قادیان کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہے تاکہ اگر کسی کو اس وصیت پر کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ قادیان کو پندرہ دن کے اندر اندر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمادے۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز قادیان)

وصیت ۱۳۶۷۸

میں مفتدر محی الدین کنتور ولد محی الدین صاحب کنتور قوم احمدی پیشہ تجارت عمر اندازاً ۶۳ سال تاریخ بیعت ۱۹۶۱ء ساکن انگی ڈاکخانہ انگی براستہ ایم کے ضلع بلگام صوبہ میسور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۲ اکتوبر ۱۹۶۷ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں

ملا میری جائیداد غیر منقولہ ایک مکان واقعہ موضع انگی محلہ مسجد قیمتی چار ہزار روپیہ ہے یہ میرا ذاتی تعمیر کردہ مکان بلا شرکت غیرے ہے ایک جدی مکان قیمتی چار ہزار روپیہ کا ہے جو والد محترم کے انتقال کے وقت ہم چار بھائیوں اور تین بہنوں میں مشترک تھا۔ گویا میرا حصہ اس میں ۲/۱۱ ہے لیکن قبولیت احمدیت کے بعد میرے حصہ پر بھی میرے بھائی قابض ہو چکے ہیں۔ اور شدید مخالفت کی وجہ سے ابھی مجھے میرا حصہ نہیں دیا جارہا۔ اگر کسی وقت مجھے اس کا حصہ ملا تو میری تمام اس جائیداد غیر منقولہ (آمدہ) جو جائیداد بنے اس کے دسویں حصہ کی میں صدر انجمن احمدیہ قادیان کے حق میں وصیت کرتا ہوں۔

۲۔ میری آمد کرایہ مکان اندازاً یکصد روپیہ سالانہ اور منافع تجارت نو صد روپیہ سالانہ گویا کل ایک ہزار روپیہ سالانہ ہے اسکے دسویں حصہ کی بھی میں صدر انجمن احمدیہ قادیان کے حق میں وصیت کرتا ہوں۔ میں ہر سال حساب کر کے کمی بیشی سے دفتر بہشتی مقبرہ کو مطلع کر دیا کرونگا۔ ان اللہ تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

کاتب الحروف۔ ملک صلاح الدین نائب وکیل المال نزیل انگی ضلع بلگام

الشہد:۔ مفتدر محی الدین کنتور ساکنہ انگی گواہ شد:۔ مخدوم حسن خادم مسجد مبارک قادیان حال مقیم دھارواڑ ۱۲/۱۰/۶۷ گواہ شد:۔ منصور مفتدر صاحب کنتور ساکن انگی ڈاکخانہ خاص براستہ ایم کے ضلع بلگام صوبہ میسور۔

اعلان نکاح

مورخہ ۱۴/۱ بعد نماز ظہر مسجد مبارک ربوہ میں میرے بیٹے عزیزم عبدالواسع صاحب حال ریلوے کالونی کوئٹہ کا نکاح ہمراہ عزیزہ ثمر جہاں بیگم صاحبہ بنت مکرم محمد انور صاحب وارڈ نمبر ۵ نارووال ضلع سیالکوٹ بعوض دو ہزار روپیہ حق مہر پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے پڑھایا۔ احباب دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر دو خاندانوں کے لئے بہت ہی برکت اور خوشی کا موجب بنائے۔ آمین

(خاکسار عبدالرشید انور کارخانہ بجلی بلاد دہلی)

اعلان

مہمان خانہ کے کمرہ ۲ میں ایبٹ آباد کے ایک مہمان جلسہ سالانہ کے دوران میرے بھائی بچوں کے ٹھہرے تھے۔ ان کو خاکسار نے تفسیر صغیر کچھ وقت کے لئے دی تھی مگر بعد میں ان سے واپس لینا یاد نہ رہی۔ جس دوست کے پاس وہ تفسیر صغیر ہو وہ مجھے واپس ارسال کر دیں اگر کسی اور دوست کے پاس امانتاً رکھ گئے ہوں تو اس کے نام سے مطلع فرمادیں تاکہ ان سے وصول کر لی جائے۔ (خاکسار مبارک احمد کارکن دارالضیافت)

زعماء کرام و زعماء علی انصار اللہ توجہ فرماویں

وہ احباب جماعت جو ۱۹۶۷ء کے دوران عمر میں چالیس سال کے ہو چکے ہیں انہیں حسب قواعد یکم جنوری ۶۸ء سے انصار اللہ کی تنظیم میں شامل کرنا لازم ہے۔ لہذا آپ سے درخواست ہے کہ ایسے تمام احباب کو اپنی تنظیم میں شامل کر کے ان کے ناموں کی فہرست ارسال مرکز فرمائیں۔ اور عند اللہ ماجور ہوں۔

(قائد تجنید انصار اللہ مرکزیہ)

امتحان زیر انتظام شعبہ تعلیم لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

مورخہ ۲۵ فروری ۶۸ء بروز اتوار لجنہ اماء اللہ کے دونوں معیاروں کا امتحان ہوگا۔ براہ مہربانی لجنات ابھی سے اطلاع دیں کہ ان کو کتنے پرچے بھجوائے جائیں جن لجنات کی طرف سے اطلاع موصول نہ ہوگی ان کو پرچے نہیں بھجوائے جائیں گے۔ تمام لجنات نوٹ کر لیں معیار اول کا نصاب مندرجہ ذیل ہے۔

(۱) قرآن کریم کے پہلے پارہ کا چھٹا اور ساتواں رکوع (از تفسیر کبیر حضرت مصلح موعودؓ)

(۲) کتاب اسلامی اصول کی فلاسفی (مصنفہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

(نصاب معیار دوم) ۱۔ قرآن کریم پارہ ۹ باترجمہ

۲۔ کتاب ضرورۃ الامام (از حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام)

(۳) مندرجہ ذیل دعائیں۔ از ادعیۃ الرسول

(۱) رات کو سونے کی دعا (۲) بیمار پرسی کی دعا (۳) گھر سے باہر نکلنے کی دعا۔

(سیکرٹری شعبہ تعلیم لجنہ مرکزیہ)

اعلان دارالقضاء

مکرم شیخ جلال الدین احمد صاحب معرفت مسجد احمدیہ ڈرگ روڈ کراچی نے درخواست دی ہے کہ میری اہلیہ سرفراز بیگم دختر محترم ڈاکٹر شیر محمد علی صاحب مرحوم مورخہ ۲۱/۶/۶۷ کراچی میں وفات پا گئی ہیں۔ مکرم ڈاکٹر صاحب مرحوم کے مکان واقع محلہ دارالبرکات ربوہ میں زمین میں سے جو شرعی حصہ مرحومہ کو مل سکتا ہے۔ وہ حصہ قانون شریعت کے مطابق میرے اور میرے مندرجہ ذیل بچوں کے نام منتقل کر دیا جائے۔ (۱) شہناز بیگم (۲) سلطانہ بیگم (۳) بشریٰ بیگم (۴) ناصرہ بیگم (۵) نصیرہ بیگم دختران سرفراز بیگم صاحبہ مرحومہ (۶) نصیر الدین احمد پسر

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو بیس یوم تک اطلاع دی جائے

(ناظم دارالقضاء)

الوداعی تقریب

گذشتہ سال ایک برس کے لئے مکرم چوہدری سلطان محمود صاحب شاہد مربی حلقہ منڈی بہاء الدین کی عاریتہً خدمات ایک سال کے لئے جماعت احمدیہ کھاریاں نے حاصل کی تھیں مقررہ میعاد ختم ہونے پر آپ کو مورخہ ۲۲/۱/۶۸ مڈل سکول کھاریاں کے اساتذہ نے الوداعی پارٹی دی۔ زیر صدارت محترم امیر صاحب جماعت کھاریاں حسب ذیل کارروائی عمل میں لائی گئی۔ (۱) مکرم چوہدری عادل ایاز نے تلاوت قرآن کریم سے جلسہ کا افتتاح کیا (۲) محترم امیر جماعت نے مربی صاحب کی حسن کارکردگی کی تعریف کی۔ مکرم ہیڈ ماسٹر صاحب نے مربی صاحب کے اخلاص قابلیت اور اپنے ساتھ کی گئیں ہمدردیوں کا ..... اعتراف کرتے ہوئے انکا شکریہ ادا کیا۔ آخر میں محترم مربی صاحب نے اپنے جذبات کا اظہار کیا اور جماعت کو تلقین کی کہ وہ اپنی اولادیں وقف کریں تاغلبہ اسلام کے دن قریب سے قریب تر ہوتے چلے جائیں۔

(سیکرٹری تعلیم الاسلام مڈل سکول کھاریاں)

ٹنڈر نوٹس

سیوریج سکیم گلستان کالونی چک ۲۰۷/R.B لائل پور گروپ ۲۰۲ و ۳ کے ٹنڈر مورخہ ۵ جنوری ۱۹۶۸ء بوقت گیارہ بجے قبل دوپہر وصول کئے جانے تھے اور پھر جن کی تاریخ ۲۵ جنوری ۱۹۶۸ء بوقت ۱۱ بجے قبل دوپہر تبدیل کر دی گئی تھی۔ اب مذکورہ کاموں کے ٹنڈر مورخہ ۵ فروری ۱۹۶۸ء بوقت گیارہ بجے قبل دوپہر دفتر ہذا میں وصول کئے جائینگے اور اسی روز مقررہ وقت پر تمام بھیجنے والے یا ان کے مقرر کردہ ایجنٹ حضرات کے سامنے کھولے جائیں گے۔ نوٹ ٹنڈر فارم دفتر ہذا سے دس فروری ۱۹۶۸ء کو حاصل کئے جاسکتے ہیں۔

(NF(M)123/68) مہتمم پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ڈویژن لائلپور — فون نمبر 36/2

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

95

شاہ حسین کو ڈاکٹر آف لاز کی اعزازی ڈگری

لاہور ۳۰۔ جنوری۔ اردن کے فرماں روا شاہ حسین نے کہا ہے کہ اسرائیلی جارحیت پورے افریقہ اور ایشیا کے ترقی پذیر ملکوں کے لئے خطرہ ہے۔ عالمی برادری کے ارکان کی حیثیت سے ہم سب کا فرض ہے کہ جارحیت کا مقابلہ کریں۔ اور جارح ملک کو اپنے مفتوحات سے ثمر حاصل کرنے کا موقعہ نہ دیں۔ انہوں نے کہا کہ حق و انصاف کی سربلندی کے لئے یہ ناگزیر ہے کہ دنیا میں جہاں بھی جارحیت کا ارتکاب ہو اس کی مخالفت کی جائے۔ اور کسی دشمن کو اس بات کی اجازت نہ دی جائے کہ مقبوضہ علاقوں کے سلسلے میں اپنی شرائط طاقت کے بل پر منوائے انہوں نے یہ بات آج پنجاب یونیورسٹی سے ڈاکٹر آف لاز کی اعزازی ڈگری حاصل کرنے کے بعد یونیورسٹی کے ہال میں دانشوروں اور طلبہ کے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہی۔

شاہ حسین نے کل پاکستان کے عوام اور رہنماؤں کو زبردست خراج تحسین پیش کیا۔ انہوں نے کہا کہ اردن کے عوام کے دلوں میں پاکستانی قوم اور لیڈروں سے گہری عقیدت ہے۔ اور پوری عرب دنیا پاکستان کی ممنون ہے کہ اس نے مصیبت کے وقت ہمارا ساتھ دیا۔ انہوں نے کہا کہ عربوں اور پاکستانی عوام کے درمیان اسلام اور اخوت کا مضبوط رشتہ قائم ہے اور آج جتنے ملک بھی عربوں کے موقف کے حامی ہیں پاکستان اور اس کے رہنما سرفہرست ہے انہوں نے کہا کہ آج میں یونیورسٹی کے سکالروں کے درمیان کھڑا ہوں، میں دیکھ رہا ہوں کہ پاکستان کے ان ہونہار فرزندوں کا مستقبل درخشاں ہے اور وہ مستقبل میں اسلام کی عظمت کے نشان بنیں گے۔ شاہ حسین نے کہا کہ اسلام نے ہمارے درمیان بھائی چارے کا رشتہ استوار کیا ہے اور اس کی وجہ سے ہمارے دل ایک دوسرے سے ملے ہوئے ہیں۔ اسلام ایک منفرد مذہب ہے جس کی ثقافت یگانہ ہے اور اس کے اثرات پوری دنیا کی تہذیبوں پر مرتسم ہوئے ہیں اسلام نے ہمیں ایسے درخشاں اصول اور انسانی اقدار عطا کی ہیں جو بے مثال ہیں اور اس کے رہن سہن کے طریقے میں عظمت پنہاں ہے،

شہریوں کی استقبالیہ دعوت میں شاہ حسین کی تقریر

لاہور ۳۰ جنوری۔ شاہ حسین نے اعلان کیا ہے کہ وہ اپنے مقاصد حاصل کریں گے یا ان کے لئے جدوجہد کرتے ہوئے جان دے دیں گے۔ انہوں نے یہ بات کل شالامار باغ میں شہریوں کی طرف سے دیئے گئے استقبالیہ میں چوہدری محمد حسین کے سپاسنامہ کا جواب دیتے ہوئے کہی انہوں نے کہا کہ پاکستان اور اردن کے درمیان گہری دوستی اور بھائی چارہ ہے اور دونوں ممالک اپنے مسائل حل کرنے کے لئے مل جل کر کام کریں گے شاہ حسین نے صدر ایوب کو زبردست خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہا کہ وہ نہ صرف پاکستان کے قائد ہیں بلکہ پورے عالم اسلام کے رہنما ہیں۔ انہوں نے کہا کہ وہ پاکستان آکر دلی مسرت محسوس کرتے ہیں اور انہیں اس بات کا احساس ہے کہ وہ یہاں اپنے بڑے بھائی سے ملنے آئے ہیں۔

لاہور میں اردن کے فرماں روا کا شاہانہ استقبال

لاہور ۳۰ جنوری۔ صوبائی دارالحکومت میں کل اردن کے جوان سال اور اولوالعزم فرماں روا شاہ حسین کا والہانہ استقبال کیا گیا۔ معزز مہمان کل پی آئی اے کے ایک خاص ژٹ ڈنٹ طیارے سے ۱۲ بجکر ۱۰ منٹ پر لاہور کے ہوائی اڈے پر پہنچے ان کو دیکھ کر وہاں موجود ہزاروں شہریوں نے نعرۂ تکبیر بلند کیا اور پورا فضا اللہ اکبر کے نعروں سے گونج اٹھی۔ گورنر مسٹر محمد موسیٰ نے آگے بڑھ کر ان کا استقبال کیا اور ان کا تعارف صوبائی اسمبلی کے سپیکر چوہدری محمد انور اور ارکان کابینہ سے کرایا۔

شاہی مہمانوں کو لئے ہوئے ایک جیٹ طیارہ سوا گیارہ بجے راولپنڈی سے لاہور پہنچا۔ لیکن شاہ حسین کا طیارہ موسم کی خرابی کی وجہ سے گھنٹہ بھر راولپنڈی رکا رہا۔ وہ بارہ بجکر بیس منٹ پر ایک روزہ دورے پر لاہور پہنچے تھے طیارے پر اردن اور پاکستان کے پرچم لہرا رہے تھے۔ معزز مہمان گہرے نیلے رنگ کے سوٹ میں ملبوس تھے۔ اور لوگوں کے جوش و خروش کو دیکھ کر مسرور نظر آرہے تھے وہ جب طیارے سے نیچے آرہے تھے تو گورنر موسیٰ نے ان سے مصافحہ کیا اور بچوں نے ان کو گلدستے پیش کئے۔ اور شاہ نے نہایت شفقت سے ان کو پیار کیا سکول کے ننھے بچیوں اور بچوں نے جو خوش رنگ یونیفارم میں ملبوس تھے دف بجا کر ان کا استقبال کیا۔ بچوں نے پاکستانی رقص کا مظاہرہ کیا۔ پولیس بینڈ نے پاکستانی اور اردن کے ترانوں کی دھنیں پیش کیں اور شاہ کو دیکھ کر بے تابی سے شاہ حسین زندہ باد کے نعرے لگانے لگے شاہ کے استقبال کے لئے ہوائی اڈے پر فوجی و صوبائی اسمبلیوں کے ارکان فوجی اور سول حکام لاہور کارپوریشن کے میئر اور وائس چیئرمین ارکان بنیادی جمہوریت اور معززین شہر موجود تھے شاہ نے ان سب لوگوں سے بڑی گرمجوشی سے مصافحہ کیا۔

امانت تحریک جدید کی اہمیت

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

"یہ چیز چندہ تحریک جدید سے کم اہمیت نہیں رکھتی اور پھر اس میں سہولت ہے کہ اس طرح تم پس انداز کر سکو گے اور اگر کوئی شخص اپنے عمل سے ثابت کر دیتا ہے کہ اس کے پاس جتنی جائداد ہے اتنی ہی قربانی کی روح اس کے اندر موجود ہے تو اس کا جائداد پیدا کرنا بھی دین کی خدمت ہے اور اس کا دنیا کمانے میں وقت لگانا نماز سے کم نہیں یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ یہ چندہ نہیں اور نہ ہی چندہ میں رکھا جا سکتا ہے یہ سلسلہ کی اہمیت اور شوکت اور ملی حالت کی مضبوطی کے لئے جاری رہے گی۔

غرضیکہ یہ تحریک ایسی اہم ہے کہ میں تو جب بھی تحریک جدید کے مطالبات کے متعلق غور کرتا ہوں ان سب میں امانت فنڈ کی تحریک پر خود حیران ہو جایا کرتا ہوں اور سمجھتا ہوں کہ امانت فنڈ کی تحریک الہامی تحریک ہے کیونکہ بغیر کسی بوجھ اور غیر معمولی چندہ کے اس فنڈ سے ایسے ایسے کام ہوئے ہیں کہ جاننے والے جانتے ہیں کہ وہ ان کی عقل کو حیرت میں ڈالنے والے ہیں"

(افسر امانت تحریک جدید)

ہر قسم کے سامان برقی تیار کرنے والے ادارہ

ایس ایس آئی

مثلاً ۱۵ ایمپیئر پلگ پورسلین ۱۵ ایمپیئر شوتھری پن

پلگ دو پن دو سالہ پورسلین ہینڈل شو دو پن

شفیع سنز انڈسٹریز اسمال انڈسٹری سٹیٹ سیالکوٹ

دواخانہ خدمت خلق ربوہ

اللہ تعالیٰ آپ کو ہر بیماری سے شفا دے۔ دعا کے ساتھ دواخانہ خدمت خلق کی دوائیں بھی استعمال کریں۔

شربت خانہ سانہ نزلہ زکام اور کھانسی کا بے نظیر علاج ہے

حب جند و بیش بہا قیمتی اجزاء کا مرکب ہے چند روزہ استعمال سے انسان کا کایا پلٹ جاتی ہے۔ یہ دل و دماغ اور اعصاب پر یکساں اثر ڈال کر جسم میں نئی زندگی پیدا کرتی ہے دل پر خوف رہنے، سر چکرانے، نیند کے اڑ جانے اور مالیخولیا کا بے نظیر علاج ہے۔ عورتوں کو ہسٹریا کی مرض سے نجات دلاتی ہے۔ قیمت مکمل کورس ۸۰ گولیاں ۲۵ روپے۔

بہترین مال — شیخ جنرل سٹور بالمقابل ایوان محمود کمیٹی بازار ربوہ — باعجائب دام

ایک قرآنی پیشگوئی اور اس کا مہتم بالشان ظہور

اللہ تعالیٰ نے "بیت اللہ" کے ذریعہ دُنیا کی متفرق قوموں کو پھر اکٹھا کر دکھایا!

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سورۃ الحج کی آیات ۲۸ تا ۳۰ کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں :-

"یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے بیت اللہ کو بیت العتیق قرار دے کر اس طرف اشارہ کیا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بیت اللہ نہیں بنایا بلکہ وہ پہلے سے بنا ہوا تھا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضرت اسمٰعیل کے ساتھ مل کر صرف پہلے نشانوں پر اس کی دوبارہ تعمیر کی تھی چنانچہ حضرت ہاجرہ اور حضرت اسمٰعیل کو چھوڑتے وقت انہوں نے اللہ تعالیٰ کے حضور جو دعا کی اس میں بھی یہ الفاظ آتے ہیں کہ

رَبَّنَآ اِنِّیْٓ اَسْکَنْتُ مِنْ ذُرِّیَّتِیْ
بِوَادٍ غَیْرِ ذِیْ زَرْعٍ عِنْدَ بَیْتِکَ
الْمُحَرَّمِ (ابراہیم ع۱)

کہ اے میرے رب میں اپنی اولاد کو تیرے مقدس گھر کے قریب اس وادی میں چھوڑ چلا ہوں جہاں نہ کھانے کے لئے کوئی دانہ ہے اور نہ پینے کے لئے کوئی چشمہ۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ بیت اللہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے زمانہ سے بھی پہلے تعمیر ہو چکا تھا۔ اسی مضمون کی طرف اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں بھی اشارہ فرمایا ہے کہ

اِنَّ اَوَّلَ بَیْتٍ وُّضِعَ
لِلنَّاسِ لَلَّذِیْ بِبَکَّۃَ
مُبٰرَکًا وَّھُدًی لِّلْعٰلَمِیْنَ
(آل عمران ع۱۰)

یعنی سب سے پہلا گھر جو لوگوں کے روحانی فائدہ اور ان کی ایمانی حفاظت کے لئے بنایا گیا تھا وہ وہی ہے جو مکہ میں ہے اس میں ہر قسم کی برکتیں جمع کر دی گئی ہیں۔ اور تمام دُنیا کے لوگوں کے لئے اس میں فضل اور رحمت کے نشان اکٹھے کر دیئے گئے ہیں اس آیت میں وُضِعَ لِلنَّاسِ کے الفاظ اس پیشگوئی کے حامل تھے کہ اس گھر کے ذریعہ وہ لوگ جو متفرق ہو چکے ہوں گے پھر اکٹھے کر دیئے جائیں گے۔ یعنی عالمگیر مذہب کا اس کے ساتھ تعلق ہوگا اور ساری دنیا کو جمع کرنے کا یہ گھر ایک ذریعہ ہوگا۔ چنانچہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے مختلف اقوام عالم کو ایک ہاتھ پر جمع کر دیا اور اس طرح کعبہ تمام متفرق لوگوں کو اکٹھا کرنے کا ذریعہ بن گیا۔ یسعیاہ نبی نے بھی اس کی پیشگوئی کرتے ہوئے فرمایا تھا۔

"رب الافواج فرماتا ہے میں نے اس کو صداقت میں برپا کیا ہے اور میں اس کی تمام راہوں کو ہموار کروں گا وہ میرا شہر بنائے گا۔ اور میرے اسیروں کو بغیر قیمت اور عوض لئے آزاد کر دے گا۔ خداوند یوں فرماتا ہے کہ مصر کی دولت اور کوش کی تجارت اور سبا کے قد آور لوگ تیرے پاس آئیں گے اور تیرے ہوں گے وہ تیری پیروی کریں گے وہ بیڑیاں پہنے ہوئے اپنا ملک چھوڑ کر آئیں گے اور تیرے حضور سجدہ کریں گے وہ تیری منت کریں گے اور کہیں گے یقیناً خدا تجھ میں ہے اور کوئی دوسرا نہیں اور اس کے سوا کوئی خدا نہیں"

(یسعیاہ باب ۴۵ آیت ۱۳، ۱۴)

اس پیشگوئی میں پہلی بات تو یہ بتائی گئی تھی کہ ایک خدا کا شہر بنایا جائیگا۔ چنانچہ ساری دُنیا میں صرف بلد اللہ الحرام ہی ایک ایسا شہر ہے جو خدا کا شہر کہلاتا ہے۔ پھر بتایا گیا تھا کہ اس کو بنانے والا یعنی اس کی عظمت کو قائم کرنے والا میرے اسیروں کو بلا اجرت لئے چھڑائے گا۔ چنانچہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مکہ کو فتح کر کے بلا کسی تاوان لینے کے لا تثریب علیکم الیوم کی آواز بلند کر کے قیدیوں کو چھوڑ دیا۔ اسی طرح آپ روحانی قیدیوں سے بھی یہی کہتے رہے کہ

لا اسئلکم علیہ اجرا (انعام ع۱۴)

یعنی میں تم سے کوئی اُجرت نہیں مانگتا۔ پھر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہی مصر کی دولت اور کوش کا منافع اور سبا کے قد آور لوگ آئے"

(تفسیر کبیر)

اس سال دس ہزار واقفین کی ضرورت ہے

وقف عارضی کا نیا سال اور امراء صاحبان سے ضروری درخواست

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ اب وقف عارضی کا سال یکم صلح یعنی یکم جنوری سے شمار ہوگا۔ اور واقفین کی سالانہ گنتی اور جائزہ اسی کے مطابق ہوا کرے گا،

امراء صاحبان اور صدر صاحبان سے درخواست ہے کہ اس سال کے لئے واقفین وقف عارضی دس ہزار مطلوب ہیں۔ حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے سالانہ جلسہ پر اس ضرورت کا اعلان فرما دیا ہے۔ آپ صاحبان اپنی اپنی جماعتوں میں تحریک فرما کر وقف عارضی کے لئے درخواستیں حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت میں بھجوائیں۔ فارم مطلوب ہوں تو دفتر وقف عارضی سے طلب فرمائیں،

خاکسار ابوالعطاء جالندھری
نائب ناظر اصلاح وارشاد ربوہ

دسواں آل پاکستان ناصر باسکٹ بال ٹورنامنٹ

ربوہ میں دسواں آل پاکستان ناصر باسکٹ بال ٹورنامنٹ اپنی روایتی شان کے ساتھ ۸۔ ۹۔ ۱۰ فروری کو کالج کی گراؤنڈز میں منعقد ہو رہا ہے کھیلوں کے شائقین حضرات کی خدمت میں درخواست ہے کہ تشریف لا کر باہر سے آنے والی کم و بیش ۴۰ ٹیموں کی حوصلہ افزائی فرمائیں نیز جو کھلاڑی اس میں حصہ لینا چاہیں اپنے ناموں سے مطلع فرمائیں اور دو دن قبل ربوہ میں پہنچ کر سیکرٹری سے رابطہ قائم کریں۔ ٹورنامنٹ چار حصوں میں کھیلا جاتا ہے۔ کلب سیکشن۔ کالج سیکشن۔ سکولز سیکشن اور بیڈی سیکشن۔

ایم اے انور
سیکرٹری ٹورنامنٹ کمیٹی۔

درخواست دعا

خاکسار کے ماموں میاں عبدالرحیم صاحب صراف آف پھیرو چیچی حال جڑانوالہ کی طبیعت کافی عرصہ سے زیادہ علیل ہے۔

بزرگان سلسلہ اور احباب کرام سے ان کی کامل شفایابی اور درازی عمر کے لئے دعا کی درخواست ہے

خاکسار عبدالجبار اپریشن روم اسسٹنٹ فضل عمر ہسپتال۔ ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴